احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے
Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار ۱۵۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۷۔ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۷۔ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲۷

اپنا تقویٰ خود کمائیں

اگر خود تقویٰ نہ کمایا تو اس کمائی پر زیادہ عرصہ گزارا نہیں ہوگا۔ آپ ہیں تو متقیوں کی جماعت لیکن اپنے باپوں کا تقویٰ نہ کھائیں۔ اپنے لئے تقویٰ پیدا کریں اور اپنی اولاد کے لئے تقویٰ چھوڑ کر جائیں۔ تب آپ اس دعا کو اپنے حق میں قبول ہوتا دیکھیں گے کہ (۔) اے ہمارے رب ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہم خدا تعالیٰ کو محدود نہیں سمجھتے اور نہ ہی خدا محدود ہو سکتا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی نسبت یہ جانتے ہیں کہ جیسا وہ آسمان پر ہے ویسا ہی زمین پر بھی ہے۔ اس کے دو قسم کے تعلق پائے جاتے ہیں۔ ایک عام تعلق جو عام مخلوق کے ساتھ ہے اور ایک دوسرا خاص تعلق جو ان خاص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو پاک کر کے اس کی محبت میں ترقی کرتے ہیں۔ تب وہ ان سے ایسا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ان کے اندر ہی سے بولتا ہے۔ یہ اس میں ایک عجیب بات ہے کہ باوجود دور ہونے کے وہ نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے، وہ بہت ہی قریب ہے مگر پھر بھی نہیں کہہ سکتے کہ جس طرح ایک جسم دوسرے جسم سے قریب ہوتا ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی چیز بھی ہے۔ وہ سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے۔ مگر پھر بھی وہ عمیق در عمیق ہے۔ جس قدر انسان سچی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اسی قدر اس کے وجود پر اس کو اطلاع ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۷۱)

درخواست دعا

ربوہ ۶۔ جون محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ محترم میر مسعود احمد صاحب کے مثانے کا اپریشن آج فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے انکی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب عابد (مربی سلسلہ) کی چھوٹی بچی عزیزہ فائزہ کوکب عمر تقریباً چار سال بخار کی شدت کی وجہ سے اٹھارہ یوم سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے مسلسل علاج کے باوجود بخار کم نہیں ہو رہا۔ بچی کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے

ٹوپی نہ پہننا ایک غلط عادت ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(بیوت الذکر) میں ننگے سر جانا ایک عام رواج بن رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہاں تو میں نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اللہ کے فضل سے انگلستان کی جو نئی نسلیں ہیں ان میں بہت نمایاں فرق پڑا ہے۔ پہلے ننگے سر (بیوت الذکر) میں جانے کی جو عادت تھی اب وہ خدا کے فضل سے بہت کم رہ گئی ہے۔ بہت معمولی رہ گئی ہے۔ اور بالعموم آپ کو سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نظر آئیں گے۔ لیکن مجھے پتہ لگا ہے کہ ربوہ کی (بیوت الذکر) میں بھی، (بیت) مبارک میں بھی کئی لوگ ہیں جو اسی طرح جاتے ہیں اور ان کو نصیحت کرو تو کہتے ہیں کہ کیا ضرورت ہے۔ کوئی بات نہیں اور بعض لوگ تو صرف اس لئے کہ بالوں کی مانگ نہ خراب ہو جائے۔ انہوں نے جہاں جہاں جس طریقے سے چیر نکالے ہوئے ہیں وہ وہیں قائم رہیں۔ ایسی بیہودہ عادت ہے۔ یہاں صرف ٹوپی کا مسئلہ نہیں ہے کہ ٹوپی کس حد تک ضروری ہے۔ یہ ایک اندرونی مرض ہے جس کا اظہار ہوا ہے۔ اس بات کو نوجوان لوگ سمجھتے نہیں۔ اور ان بحثوں میں پڑ جاتے ہیں کہ سو فیصدی ثابت کرو کہ ٹوپی نہیں پہنیں گے تو کتنا گناہ ہوگا اور کہاں لکھا ہوا ہے کہ اتنا گناہ ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ یہ بے وقوفی کی باتیں ہیں۔ قرآن کریم نے جہاں معروف کا حکم دیا ہے اس معروف کے تابع یہ ساری باتیں آجاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے عورتیں جب بیعت کرتی تھیں تو ان سے معروف کا لفظ کہلوایا جاتا تھا کہ ہم معروف میں آپکی اطاعت کریں گی تو قرآن کریم نے اصول پیش فرما دیئے ہیں اور (امام جماعت) کا کام ہے کہ وہ نظر رکھے اور جہاں جہاں کچھ برائیاں ایسی پیدا ہو رہی ہوں جو بظاہر دیکھنے میں اتنی اہم نہ ہوں لیکن انکی جڑیں گہری ہوں اور بعض گہرے رجحانات پر اثر انداز ہوتے لگ جائیں۔ رجحانات کو گندہ کر رہی ہوں۔ ان پر نظر رکھے اور ان کو روکے۔ وہاں کوئی یہ کہے کہ بتاؤ۔ قرآن کریم میں کہاں واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔ کہاں حدیث میں لکھا ہوا ہے۔ لکھا تو ہوا ہے۔ مگر تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ وہ معروف کا لفظ ہے۔ جو آج بھی ہماری بیعت میں داخل ہے کہ معروف میں میں اطاعت کرونگا یا معروف میں میں اطاعت کرونگی تو یہ جو ٹوپی سر سے اترتی ہے اگر اتفاقاً اتر جائے تو اور بات ہے۔ پہلے اندر سے انسان کے تقویٰ کی ٹوپی اترتی ہے۔ پہلے اس کا رجحان معاشرے کی طرف بدلتا ہے۔ اپنی قدروں کی ناقدری کا احساس پہلے اٹھتا ہے۔ پھر وہ ٹوپی اندر کی گندی ہواؤں سے اڑ جاتی ہے اور سر پر رکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ شرم پہلے صرف گلیوں میں آتی ہے پھر (بیوت الذکر) میں بھی آجاتی ہے اور وہ عادت بن جاتی ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۶، مارچ ۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۷۔ جون ۱۹۹۳ء

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

ایک عظیم باپ کا عظیم بیٹا ۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ۔ علم و عمل کی بھر پور زندگی گذار کر اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں ۔ ہم سب اسی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۔ حضرت شیخ صاحب کی رحلت جماعت احمدیہ کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے ۔ ہم سے ایک ایسا محترم بزرگ جدا ہو گیا ہے ۔ جس کی مثال بہت کم کم ملتی ہے ۔ آپ کے والد محترم حضرت شیخ ظفر احمد صاحب نے جو عہدِ وفا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے باندھا تھا اور جسے جان و مال کی بازی لگا کر آپ نے پورا کیا اس عہد کو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے آگے بڑھایا اور اس طرح پورا کیا جس طرح ہماری نسل در نسل کو پورا کرنا چاہیئے ۔ کہ اس قسم کے عہد انفرادی نہ رہیں بلکہ نسلاً بعد نسلٍ پورے ہونے والے بن جائیں ۔ اللہ کی رحمتیں باپ اور بیٹے ۔ دونوں پر نازل ہوتی رہیں اور آپ کی اولادیں اس شمع کو تھامے رکھیں ۔ اور اس کی روشنی میں اضافہ کرتی رہیں ۔

حضرت شیخ صاحب نے علم اور عمل ۔ دونوں ۔ کے میدان میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے آپ کو رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کہلوا دیا ۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے جو حضرت شیخ صاحب موصوف کو ملا ۔

ہمارے اس محترم بزرگ نے کشمیریوں کے دکھ دور کرنے کے لئے سعی فرمائی ۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کو "شدھ" کرنے سے روکنے کے لئے شب و روز کوشش کی ۔ جماعتی کاموں میں ہر شعبہ میں اور افتاء میں خاص طور پر خدمات سرانجام دیں ۔ علم کے میدان میں نہائت شستہ اور شائستہ تحریریں پیش کیں ۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ کہ آپ نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے رہتی دنیا تک یادگار رہنے والا کام کیا ۔ علم لسانیات میں آپ کا یہ کام دنیا کے کسی بھی بڑے سے بڑے ماہر لسانیات سے زیادہ اہم ہے ۔ کیونکہ یہ ایک ایسے امر کی تصدیق و توثیق ہے جس کا آغاز حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا تھا اور لسانیات میں بنیادی بات کہی جا سکتی ہے ۔

حضرت شیخ صاحب موصوف کی رحلت ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے ۔ اور وہ یہ کہ ہمیں اس شمع کو جلائے رکھنا ہے ۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے ۔ اور شیخ صاحب کی جگہ کو خالی نہیں چھوڑنا ۔

میں نے دریاؤں کے طوفان بہت دیکھے ہیں
دل کی گہرائی میں ہیجان بہت دیکھے ہیں
جستجو رکھتی ہے بیتاب ہمیشہ مجھ کو
آدمی دیکھے ہیں انسان بہت دیکھے ہیں

ابوالاقبال

میں جانتا ہوں میری نگہ کا قصور ہے
ورنہ تمہارا غیب تو یکسر ظہور ہے

میں رات کی سیاہی کو ظلمت نہ کہہ سکا
اس کے دل و نگاہ میں توکل کا نور ہے

میری کبھی بنی نہ کسی بے ضمیر سے
میرا تو لاشعور بھی حسنِ شعور ہے

منزل پہ لوگ اپنی سی رفتار سے گئے
منزل قریب تو ہے مگر پھر بھی دور ہے

خوشیاں تو عارضی تھیں کہ آئیں چلی گئیں
غم ہے کہ اس کا دل میں مسلسل سرور ہے

میں بے زبان ہو کے بھی ہوں عجز و انکسار
اہلِ زباں کو اپنی زباں پر غرور ہے

ہر رہگذر میں موت کھڑی ہے تو کیا کروں
جبتک بھی مجھ کو جینا ہے جینا ضرور ہے

کرتا ہے کون سوچ کے باتیں جنون میں
شعر و سخن تو میری خرد کا قصور ہے

کیوں معصیت کو اپنی اجاگر نہیں کروں
میں جانتا ہوں کتنا بڑا تو غفور ہے

مڑ کر نسیم دیکھ نہ آغازِ کار کو
دل ابتدائے عشق و جنوں سے نفور ہے

نسیم سیفی

معاشرے میں خصوصاً دیہاتی ماحول میں بعض ایسے امور ہوتے رہتے ہیں جو شرک اور بدعت پر مبنی ہوتے ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے امور پر حضرت بانی سلسلہ اور ائمۂ جماعت کی تعلیمات کو ذہن میں رکھیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

اَلْمَلٰٓئِکَۃُ : مَلَکٌ کی جمع ہے جو بعض کے نزدیک اَلُکٌ سے بنا ہے جس کے معنے ہیں خبر پہنچا دی پس مَلَائِکَۃ کے معنے ہوئے خبر پہنچانے والے۔ بعض کے نزدیک یہ لفظ اَلَاکَۃ سے بنا ہے اس کے معنے بھی خبر پہنچانے کے ہوتے ہیں مَلَأَکٌ کے معنے پیغام کے ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ مِلْکٌ سے بنا ہے جس کے معنے قبضہ اور اقتدار کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ مفردات میں لکھا ہے کہ مِلْکٌ سے دو لفظ بنے ہیں مَلْکٌ بھی اور مَلِکٌ بھی۔ فرشتوں میں سے جو نظام عالم کے نگران ہیں ان کو مَلَکٌ (لام کی زبر سے) کہتے ہیں اور انسانوں میں سے جو نظام کے نگران ہوں۔ ان کو مَلِکٌ (لام کی زیر سے) کہتے ہیں۔ یعنی بادشاہ۔ اسی طرح مفردات میں لکھا ہے مَلَائِکَۃ اور مَلَکٌ کا اصل مَالَکٌ ہے۔ بعض کے نزدیک مَلْأَکٌ سے مقلوب ہے جو اَلَکَ سے بنا ہے (لسان العرب نے اس کے اُلٹ لکھا ہے کہ مَلْأَکٌ مَأْلَکٌ سے مقلوب ہے اور یہی قواعد کے مطابق درست ہے گو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب اَلَکَ اور لَأَکَ دونوں کے معنے خبر دینے کے ہیں تو پھر مقلوب ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ دونوں مادوں سے ہی مَلَکٌ کا لفظ بن سکتا ہے اور جائز ہے)۔

مَأْلُکَۃٌ اور اُلُوکٌ کے معنی پیغام کے ہیں چنانچہ کہتے ہیں، اَلِکْنِیْ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اَبْلِغْہُ رِسَالَتِیْ کہ اسے میرا پیغام پہنچا دو (مفردات)

صاحب مفردات نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ اصل بات یہ ہے کہ اَلِکْنِیْ کے معنے ہیں مجھے رسول بنا دے۔ لیکن تقلیب کے طور پر استعمال اُلٹ معنوں میں ہونے لگ گیا ہے۔ اور مطلب یہ لیا جانے لگا ہے کہ مجھ سے خبر لے کر دوسرے کو پہنچا دے۔ یہ محاورہ ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں کہ پرنالہ چلتا ہے۔ حالانکہ پرنالہ کھڑا ہوتا ہے۔ پانی چلتا ہے۔ پس اصل معنے مجھے پیغامبر بنا دے کے ہیں۔ محاورہ میں اُلٹ گئے۔ اس امر کی لسان العرب والے نے وضاحت کر دی ہے۔ نیز صاحب مفردات سے ایک اور سہو ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے اَلِکْنِیْ کو اَلُکٌ کے مادہ کے نیچے درج کیا ہے۔ حالانکہ اَلُکٌ کا صیغہ امر تو اَلِکْنِیْ ہوتا ہے۔ اَلِکْنِیْ کا لفظ اَلَکَ سے نہیں بلکہ لَأَکَ سے بنا ہے جو مہموز العین ہے اس کا ماضی لَأَکَ ہوا۔ اور اس سے امر اَلِکْنِیْ ہو گیا۔

بعض کے نزدیک مَلَکٌ، لَأَکَ سے بنا ہے کہتے ہیں اَلَاکَہٗ اِلٰی فُلَانٍ اِلَاکَۃً اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اَبْلَغَہٗ عَنْہُ اس کی طرف سے کسی کو پیغام دیا۔ اس صورت میں مَلَکٌ اصل میں مَلْأَکٌ تھا۔ ہمزہ کثرت استعمال کی وجہ سے حذف ہو گیا۔ اور باقی مَلَکٌ رہ گیا (اقرب)

تاج میں ہے لَاکَ الشَّیْءَ اَدَارَہٗ فِیْ فِیْہِ کہ لَاکَ کے معنی کسی چیز کو منہ میں پھیرنے کے ہیں۔ چنانچہ گھوڑا جب منہ میں لگام پھیرتا ہے تو کہتے ہیں لَاکَ الْفَرَسُ (تاج) گویا پیغامبر بھی پیغام کے الفاظ کو منہ میں دہراتا ہے۔ اور پھیرتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی پیغامبر ہستیوں کو ملائک کہا گیا

پس ملائکہ ان ہستیوں کو کہیں گے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں کی طرف لاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ارادے کا اجرا اس دنیا میں کرتی ہیں یا یہ کہ طاقت ور ہستیاں۔

نماز کو چمٹ جائیں اور اس کو ایک دائمی حقیقت بنالیں۔ یہ آپکی زندگی کا ایک ایسا جزو ہو جیسے سانس ہوا کرتے ہیں۔ سانسوں کے بغیر انسان زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح حقیقت میں عبادت کے بغیر بھی کسی انسان کی یا قوم کی روحانی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو فرمایا:

ایک اور بات جو بہت زیادہ توجہ کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ خدام کی سختی کے ساتھ نگرانی کی جائے کہ وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ ابھی تک محلوں سے اطلاعات آتی رہتی ہیں کہ بعض خادم نمازوں میں سست ہیں اور باوجود بار بار کہنے کے اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ زعماء کو چاہئے کہ ان کی طرف خاص توجہ کریں۔ خدام کے عہدیداران ان کے پاس جائیں اور انہیں سمجھائیں۔ اگر اس کے باوجود وہ توجہ نہ کریں تو محلہ کے پریذیڈنٹ اور دوسرے دوست انہیں سمجھائیں اگر اس کے بعد بھی وہ نمازوں میں سستی کریں تو ان کے نام میرے سامنے پیش کئے جائیں۔ یہ ایک بہت ضروری حصہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کے پروگرام کا۔

خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہئے کہ خدام کی پڑھائی کا خیال رکھا جائے اور اس بات کی نگرانی کی جائے کہ کون کون خادم سٹڈی کے وقت گلیوں میں پھرتا ہے اس بات کی نگرانی کے لئے کچھ خادم ہر روز مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ ان کو جہاں کوئی خادم بازار میں پھرتا ہوا مل جائے اسے پوچھیں کہ تمہارا سٹڈی کا وقت ہے اور تم بازار میں کیوں پھر رہے ہو اگر اس بات کی نگرانی کی جائے تو ایک تو طالب علموں میں آوارہ گردی کی عادت نہ رہے گی اور دوسرے وہ پڑھائی میں زیادہ دلچسپی لیں گے۔

ہمارے طالب علموں کی پڑھائی کی موجودہ حالت بہت قابل افسوس ہے اور ہمارے سکول کے نتائج اس وقت تمام سکولوں سے بدتر ہیں۔ میں نے نظارت تعلیم و تربیت کو یہ ہدایت کی کہ صرف ان استادوں کو ترقیاں دی جائیں جن کے نتائج اوسط سے پانچ فی صدی زیادہ ہوں۔ اس پر ناظر صاحب تعلیم مجھے ملنے آئے۔ اور کہا کہ آپ کے مقرر کردہ قاعدہ کے مطابق تو سارے سکول میں صرف ایک استاد ایسا ہے جسے ترقی مل سکتی ہے۔ میں نے کہا کہ سارے پنجاب میں میٹرک کے نتیجہ کی اوسط ۷۶ فی صدی ہے۔ گورنمنٹ سکولوں کا نتیجہ تو ۹۹ فی صدی بلکہ بعض کا سو فی صدی ہے۔ لیکن آپ کہتے ہیں کہ اوسط پر پانچ فی صدی زائد کرنے سے صرف ایک استاد کو ترقی مل سکتی ہے۔ اچھا آپ ان استادوں کو ترقیاں دے دیں جن کا نتیجہ اوسط کے برابر ہو۔ تو وہ کہنے لگے اس قاعدہ کے ماتحت بھی صرف دو استاد آتے ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا اوسط سے پانچ فیصدی کم پر ترقی دے دیں۔ تو وہ کہنے لگے اس قاعدہ کے ماتحت بھی صرف چار استاد آتے ہیں۔ اس پر میں نے انہیں کہا کہ کیا باقیوں کو جماعت کے لڑکے فیل کرنے کی خوشی میں ترقیاں دی جائیں۔

ہمارے استاد اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور لڑکوں کی نگرانی کی طرف کماحقہ، توجہ نہیں کرتے اس میں شک نہیں کہ بہت حد تک نتیجہ کی ذمہ داری لڑکوں پر بھی ہے لیکن جہاں تک نگرانی کا تعلق ہے۔ میں اس کی ذمہ داری استادوں پر ڈالتا ہوں کہ انہوں نے کیوں انکی نگرانی نہیں کی۔ جہاں تک شوق پیدا کرنے کا سوال ہے خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ طلباء کے لئے ایسے طریق سوچیں جن کی وجہ سے خدام میں تعلیم کا شوق ترقی کرے۔ بہرحال نگرانی سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ پڑھائی کے وقت سب خدام گھروں میں بیٹھ کر پڑھائی کریں اور جو طالب علم باہر پھرتا ہوا پکڑا جائے اس سے باز پرس کی جائے۔

ملازمین اور وقف عارضی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں۔

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں۔ اُن کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے۔ وہ اپنی رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

Terrorist state: US or Pakistan

OF late the US has been putting a lot of pressure on Pakistan that unless it conforms to a certain behaviour, it will be declared a terrorist state.

The question arises whether we need a certification on our behaviour from the US. Such a certificate would be a worthwhile document if the issuing authority itself had a clean record.

Let's look at the USA's past record to determine whether the US is fit to issue such a certificate. Not withstanding its great aversion for nuclear proliferation, the US is the only country in the world to have dropped nuclear bombs on innocent Japanese citizens.

While the supply of arms and ammunition to the freedom fighters in Kashmir is considered an act of terrorism by the US, for 13 years the US was supplying arms and ammunition to the Afghan Mujahedeen. If this is terrorism, then it needs to be borne in mind that US terrorist activities resulted in the loss of one million Afghan lives. Can a tribunal be constituted that will look into the violation of human rights by the former Soviets and the US terrorist activities in Afghanistan to identify the criminals and bring them to book?

The bombing of President Qadhafi's place of residence by the US planes, which resulted in the loss of life of an innocent little girl besides other civilians, was the most barbaric act committed by a country that condemns terrorism. The US is also responsible for the kidnapping of the Nicaraguan President. The heinous crime of blowing up an Iranian civilian plane was aslo committed by the US. These are just a few instances of the terrorist activities, committed by the US. The involvement of the CIA in political murders of heads of governments and states is only too well known. Does the CIA come under the authority of the US government or not? In view of all these terrorist activities is the US in a position to award certificates of good conduct to other states? Would such certificates be authentic and worthwhile?

The OIC Foreign Ministers Conference has recently taken upon itself the task of defining terrorism and monitoring the activities of countries concerned. Can I suggest that the OIC monitor the activities of not only the OIC countries, but all the countries including the US. The OIC should come out with a well researched document on the same lines as the 'Patterns of Global Terrorism' brought out by the US government.

The US is actually playing a very clever game. It is trying to keep the pressure on the government of Pakistan to arrive at a negotiated settlement, in which the US will not declare Pakistan a terrorist state. In return, it will be formulating our foreign, nuclear, interior and the Kashmir policies. Yes, we will not be declared a terrorist state, but at what cost! I would suggest that the government of Pakistan abandon the present apologetic attitude and adopt a bold policy. Is the US ready to declare us a terrorist state and loose leverage on a country that it has treated like its colony?

Is it just a coincidence that on the one hand the US is trying to install a puppet government in Pakistan, while on the other, it has offered help in the political solution of the Kashmir prolem. My fear is that after installing such a government, the US will try and impose a solution that will not be in the best interest of the people of Pakistan and Kashmir.

I would like to bring to the cognisance of the leaders and policy makers in this country that the US spokesman who made the statement offering help was unable to support the right of self-determination for the people of Jammu and Kashmir. Coming from a country that is the greatest champion of democracy, this attitude is appalling!

Can I take this opportunity to appeal to the US government to abandon treating the people of Jammu and Kashmir like goats and sheep. They deserve to be treated with the same respect and dignity that is due to other human beings. The cornerstone of any solution to the Kashmir dispute is the right of self-determination to its people. The inability of the US to support that right for the Kashmiri people shows its partisan attitude.

Thus US is therefore un-suitable to act as a mediator, for the mediator has to be non-partisan. I would therefore thank the US for its offer, but reject it nevertheless.

DR SHAHIDA WIZARAT
Karachi.

DAWN SUNDAY, MAY 16, 1993

ڈان
۱۶۔ مئی ۱۹۹۳ء

ڈاکٹر شاہدہ وزارت اخبار ڈان کے ۱۶ مئی ۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتی ہیں۔ کچھ عرصہ سے امریکہ پاکستان پر کئی قسم سے دباؤ ڈال رہا ہے کہ اگر وہ بعض رویئے اختیار نہ کرے اُسے ایک دہشت گرد قرار دے دیا جائے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمیں اپنے رویہ کے لئے امریکہ سے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے۔ ایسا سرٹیفکیٹ یقیناً قابل قدر ہو سکتا ہے اگر یہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے والی ہستی بذاتِ خود بہت صاف ریکارڈ کی مالک ہو۔

آیئے ہم امریکہ کے ماضی کی طرف جھانکیں تاکہ یہ معلوم کر سکیں کہ کیا امریکہ مناسب ملک ہے جو ایسا سرٹیفکیٹ جاری کر سکتا ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ یہ ملک جوہری توانائی کے پھیلاؤ کے سخت مخالف ہے۔ لیکن امریکہ ہی ساری دنیا دنیا میں ایک ایسا ملک ہے جس نے جاپانی شہریوں پر ایٹمی بم گرایا تھا۔ کشمیریوں کو اسلحہ کی فراہمی کے متعلق تو امریکہ کہتا ہے کہ یہ دہشت گردی کے مترادف ہے لیکن تیرہ سال تک امریکہ نے افغان مجاہدین کو اسلحہ فراہم کیا ہے اگر یہ دہشت گردی ہے تو یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ امریکہ کی دہشت گردی نے دس لاکھ سے زیادہ افغانی جانیں لے لیں۔ کیا کوئی ٹریبونل مقرر کیا جا سکتا ہے جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا جائزہ لے۔ جو سابق سوویت یونین اور امریکہ کی دہشت گردانہ کارروائیوں سے تعلق رکھتی ہے۔ افغانستان میں اور پتہ چلائے کہ مجرم کون ہے اور انہیں سزا کے لئے پیش کرے۔

صدر قذافی کی رہائش گاہ پر امریکہ نے بم پھینکا تھا۔ جس کے نتیجے میں ایک معصوم بچی کی جان بھی ضائع ہوئی اور اس کے علاوہ کئی شہریوں کی بھی۔ یہ انتہائی درندگی کا مظاہرہ تھا۔ جو ایک ایسے ملک نے کیا جو دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے۔ امریکہ (نکاراگوآ) کے صدر کو اغوا کرنے کا ذمہ دار ہے اور ایرانین سویلین ہوائی جہاز کی انتہائی بھیانک تباہی کا بھی۔ یہ صرف چند ایک مثالیں ہیں۔ جو امریکہ کی دہشت گردی پر دلالت کرتی ہیں۔ CIA کے مختلف حکومتوں کے قتل میں ملوث ہونے کی بات تو ظاہر و باہر ہے۔ کیا CIA امریکی حکومت کا ذیلی ادارہ نہیں ہے۔ ان ساری دہشت گردی کی کارروائیوں کے ساتھ کیا امریکہ اس پوزیشن میں ہے کہ وہ کسی کو اچھے ہونے کے اعزاز کا سرٹیفکیٹ دے سکے۔ کیا ایسا سرٹیفکیٹ کسی لحاظ سے بھی مستند اور قابلِ قدر ہوگا۔

حال ہی میں OIC کے وزراء خارجہ کی کانفرنس نے اپنے ذمے یہ کام لگایا ہے کہ دہشت گردی کے متعلق بتایا جائے کہ وہ کیا ہے اور متعلقہ ملکوں کی نگرانی کی جائے۔ کیا میں یہ تجویز پیش کر سکتی ہوں کہ OIC کو چاہیئے کہ صرف OIC ممالک کی نگرانی نہ کریں بلکہ تمام دیگر ممالک کی بھی اور ان میں امریکہ بھی شامل ہو۔ OIC کو چاہیئے کہ وہ ایک بھرپور تحقیقات کے نتیجے میں رپورٹ پیش کریں۔ جو انہیں خطوط پر ہو جو امریکہ کی حکومت نے پیش کی ہے جس کا نام "پیٹرنز آف گلوبل ٹیررازم" رکھا گیا ہے امریکہ حقیقت میں ایسی چال بازی کی کھیل کھیل رہا ہے۔ کہ وہ پاکستان کی حکومت پر دباؤ ڈالے رکھے اور گفت و شنید کے ذریعے اس فیصلے تک پہنچا دے۔ جس میں پاکستان کو دہشت گرد کہنے کی امریکہ کو ضرورت پیش نہ آئے اس کے بدلے میں یہ ہماری خارجہ پالیسی توانائی۔ اندرونی پالیسی اور کشمیر پالیسیوں پر اثر انداز ہوگا۔ بالکل ٹھیک ہے ہمیں ایک دہشت گرد ملک نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اسکی ہمیں کیا قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

میں یہ تجویز پیش کرنا چاہوں گی کہ پاکستان کو چاہیئے کہ وہ موجودہ معذرت خواہانہ رویہ تبدیل کر کے بہادری کی پالیسی پر عمل کرے۔ کیا امریکہ ہمیں دہشت گرد کہنے کے لئے تیار ہے جب کہ ایسا کرنے سے اُسے ایک ایسے ملک پر اختیار نہیں رہے گا۔ جسے اُس نے ایک نوآبادی کی صورت میں پیش کیا ہے۔ کیا یہ ایک حادثاتی واقعہ ہے ایک طرف امریکہ ایک پتلی حکومت پاکستان میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب کہ دوسری طرف اُس نے کشمیر کے مسئلے کے سیاسی حل کے لئے مدد پیش کی ہے۔ مجھے خطرہ اس بات کا ہے کہ وہ ایک ایسی حکومت قائم کرنے کے بعد چاہے گا کہ ہم پر ایسا فیصلہ ٹھونسے جو پاکستان اور کشمیر کے لوگوں کے حق میں نہیں ہوگا۔ میں اپنے لیڈروں کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہوں گی اور ان لوگوں کے بھی جو اس ملک میں پالیسی بنانے کا اختیار رکھتے ہیں کہ امریکہ کے جس نمائندے نے یہ بیان دیا ہے کہ امریکہ ہماری مدد کرے گا وہ کیوں جموں کشمیر کے لوگوں کے لئے حق خود ارادیت کی حمایت نہیں کر سکتا۔ ایسے ملک کے لئے آنے والے شخص کا جو جمہوریت کا سب سے بڑا چیمپئن ہو۔ یہ رویہ افسوسناک ہے۔

کیا میں اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتی ہوں کہ امریکہ کی حکومت کو اپیل کروں کہ وہ جموں اور کشمیر کے لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح نہ سمجھے ان کا حق بنتا ہے کہ اُن کے ساتھ وہی عزت و احترام کا سلوک کیا جائے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کشمیر کے مسئلے کا حل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُنہیں حق خود ارادیت دیا جائے۔ کشمیریوں کے اس حق کی حمایت نہ کر سکنے کی وجہ سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ غیر جانبدار نہیں ہے۔ اس لئے امریکہ اس بات کے قابل نہیں کہ وہ واسطے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے طور پر کچھ کرے۔ کیونکہ واسطے کے لئے غیر جانبدار ہونا لازمی ہوتا ہے میں امریکہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس نے مدد کی پیش کش کی ہے لیکن میں اس مدد کی پیشکش کو مسترد بھی کرتی ہوں۔

(یہ خط کراچی سے لکھا گیا)

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۴۔ اپریل ۱۹۹۳ء

'The Times condemns me'

From Syed Hilaluddin

I quote from The Right Honourable Lord Justice Denning's book "The Closing Chapter":

"On Monday morning I caught my usual train at 8.25. I read The Times. It had a leading article headed 'A judgement too far' which included these paragraphs:

'Lord Denning's ill-considered remarks on the unsuitability of many blacks for jury service have, understandably, caused considerable offence in the black community. Should he have to give judgment in a case in which race is a factor, he will be exposed to charges of prejudice and to suggestions that his decision might be affected by his personal feelings on racial matters. Such criticism would, it is hoped and expected, be unwarranted. But Lord Denning has only himself to blame for placing himself in a position where such attacks could be made.

It was the same on issues affecting industrial relations. The accusations which the political left and many trade unionists have made against Lord Denning have only partly been based on the judgments he had given against unions in a number of court cases. Much of the feeling against him has resulted from remarks he has made in lectures and in his books".

The Times had lived up to its name The Thunderer. It had charged me and found me guilty. It had sentenced me. It had made retirement inevitable. I had always advocated a free press. Now its consequences were being brought home to me." — (From his book What Next in the Law)

Lord Denning withdrew his book, made a public apology forthwith and retired in May 1982. This was grace under pressure of a man who deserved to be addressed as the Right Honourable.

It would be presumptuous of me to proffer advise to our Honourable Judges who have reached the high planes of morality by their oath of office and through years of dispensing fearless, speedy impartial and correct justice.

But I ask our budding lawyers to heed the lesson of Lord Denning as one day they would be Judges of our High Courts, our Supreme Court and may even be the Chief Justices of Pakistan.

I also ask them to remember that their 30 or 35-year careers will pass all too quickly and they would only be left with their good and bad remembrances.

Karachi

The News International, Wednesday, April 14, 1993

(یہ مضمون الفضل کے ۲۷ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں نامکمل حالت میں چھپا تھا اس لئے اب اس کو دوبارہ مکمل طور پر شائع کیا جا رہا ہے)

(ادارہ)

سید ہلال الدین، دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۴ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

میں رائٹ آنریبل لارڈ جسٹس ڈیننگ کی کتاب سے کوٹ کر رہا ہوں کتاب کا نام "دی کلوزنگ چیپٹر" (THE CLOSING CHAPTER) یعنی آخری باب ہے۔

"سوموار کے روز صبح کے وقت میں نے ۸۔۲۵ کی گاڑی پکڑی جیسا کہ میرا معمول تھا۔ میں نے دی ٹائمز اخبار پڑھا۔ اس میں ایک اداریہ تھا جس کا عنوان تھا (A JUDGEMENT TOO FAR) "اے ججمنٹ ٹو فار" ایک فیصلہ جسے بہت دور تک لے جایا گیا جس میں مندرجہ ذیل پیراگراف تھے۔

لارڈ ڈیننگ کے غلط طور پر سوچے ہوئے ریمارک جن میں سیاہ فام لوگوں کو جیوری سروس کے نااہل بتایا گیا ہے، کے متعلق اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے، نے سیاہ فام لوگوں میں خاصا برا اثر پیدا کیا ہے۔ کیا انہیں چاہیئے تھا کہ وہ ایک ایسے کیس کا اس طرح فیصلہ دیتے جس سے ایک نسل کا تعلق تھا۔ ان کے متعلق یہ الزامات لگائے جائیں گے کہ انہوں نے تعصب سے کام لیا اور لوگ سوچنا شروع کر دیں گے کہ ان کے فیصلے اپنے ذاتی رجحانات اور محسوسات کی وجہ سے نسلی امتیاز کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس طرح کی تنقید امید کی جاتی ہے نہایت غیر ضروری ہوگی لیکن لارڈ ڈیننگ کو اپنے آپ کو پھر خود ہی مورد الزام ٹھہرانا چاہیئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ایسی پوزیشن میں ڈال دیا ہے جہاں ان پر حملے کئے جائیں۔

صنعتی تعلقات کے سلسلے میں جو مقدمات تھے ان میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بائیں طرف کے سیاستدانوں اور کئی ٹریڈ یونینسٹوں نے لارڈ ڈیننگ کے خلاف جو الزامات لگائے ہیں ان کی بنیاد کسی حد تک کئی ان عدالتی مقدمات پر رکھی گئی ہے جن کے فیصلے انہوں نے یونین والوں کے خلاف دیئے ہیں۔ ان کے خلاف بیشتر جذبات ان ریمارکس کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں جو انہوں نے اپنے لیکچروں میں مختلف مواقع پر دیئے یا انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔

دی ٹائمز نے اپنا کردار ہمیشہ اپنے ایک نام "تھنڈرر" (دہشت ناک) کی مناسبت سے پیش کیا ہے۔

اس نے مجھ پر الزام لگایا اور مجھے مجرم گردانا۔ اس نے میرے لئے سزا بھی سنا دی۔ اور اس طرح اس نے میری ریٹائرمنٹ ناگزیر بنا دی۔ میں ہمیشہ آزاد پریس کا حامی رہا ہوں۔ لیکن اب اس کے نتائج مجھی کو بھگتنے پڑ رہے ہیں۔

لارڈ ڈیننگ نے اپنی یہ کتاب واپس لے لی اور پبلک طور پر معافی مانگی اور مئی ۱۹۸۲ء میں ریٹائر ہو گئے۔

یہ اس شخص کا باوقار اقدام تھا جو اسے دباؤ کے تحت اٹھانا پڑا۔ حالانکہ اس شخص کا مقام یہ تھا کہ اسے "عزت مآب" کے الفاظ سے خطاب کیا جاتا تھا۔

میرے لئے یہ بات گستاخانہ ہو گی۔ اگر میں اپنے ملک کے معزز ججوں کو کوئی نصیحت کرنے والی بات کہوں اور خاص طور پر ان معزز ججوں کو جو حلف اٹھانے کے بعد اخلاقی قدروں کے اعلیٰ مقام پر پہنچ چکے ہیں اور سالہا سال تک صحیح، جلد، غیر جانبدارانہ اور بے خوف انصاف کرنے میں مشغول رہے ہیں۔

لیکن میں اپنے ابھرتے ہوئے قانون دانوں سے درخواست کروں گا کہ وہ لارڈ ڈیننگ سے سبق لیں۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن انہوں نے بھی ہماری ہائیکورٹوں، ہماری سپریم کورٹ میں ججوں

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات ۔ واقعات ۔ شخصیات ۔۔۔۔ نون سین

بوسنیا کے مسلمان

کچھ عرصہ سے امریکہ نے یہ تجویز پیش کی ہوئی ہے کہ بوسنیا کو سربوں کے ظلم سے بچانے کے لئے اور مستقل طور پر ان کی حفاظت کے سامان کرنے کے لئے اسے دس حصوں میں تقسیم کر دیا جائے لیکن بوسنیا نے شروع ہی سے اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔ وہ سارے بوسنیا کو ایک ہی علاقہ رکھنا چاہتے ہیں اور اس پر جمہوری طور پر اپنا اقتدار دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ یہ بات پاکستان میں بوسنین سفیر مادام سازیدہ (SADZIDA) سیلاڈزک (SILAJDZIC) نے اس وقت کہی اور جب ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ بار کی ایک میٹنگ منعقد ہو رہی تھی۔ سفیر موصوفہ نے کہا کہ ساری دنیا میں یہ بات عام طور پر کہی جا رہی ہے کہ اسلامی دنیا نے بوسنیا کے لئے کوئی کام نہیں کیا۔ وہ یہ تو کہتے رہے ہیں کہ برطانیہ فرانس اور روس بوسنیا کو بچائیں حالانکہ یہی وہ لوگ ہیں جو سربوں کو فتح یاب دیکھنا چاہتے ہیں اور جن کی یہ خواہش ہے کہ یورپ کا ایک ہی مسلمان ملک یعنی بوسنیا تباہ و برباد کر دیا جائے۔ جہاں تک سربیا کے لوگوں کی سکیمیں ہیں انہوں نے کہا کہ سربیا نے ۱۸۴۵ء میں یہ کوشش کی تھی کہ وہ ایک عظیم سربیا تعمیر کریں اور اس سلسلے میں ان کا خیال تھا کہ بوسنیا کو اپنے علاقے میں شامل کر لیا جائے اور وہ اس طرح کر سکتے تھے کہ مسلمانوں کو بھی ختم کر دیں اور ان کے ساتھ جو وہاں یہودی رہتے ہیں ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔ بوسنیا کی مسلمان آبادی چالیس لاکھ ہے اور ان میں سے اب تک ۲ لاکھ کو تہ تیغ کیا جا چکا ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس جھگڑے کا کوئی حل نہیں ہے سوائے اس کے کہ مسلح سربوں کا مقابلہ کیا جائے اور جیسا کہ سب جانتے ہیں بوسنیا کو اسلحہ حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ سفیر موصوفہ نے کہا کہ ہمیں اپنی جنگ کو جاری رکھنے کے لئے اسلحہ کی ضرورت ہے لیکن عالمی برادری اس پابندی کو قائم رکھے ہوئے ہے جو بوسنیا کے خلاف لگائی گئی تھی۔ بوسنیا میں کئی قومیں رہتی ہیں اور جمہوریت ان کا نظام حکومت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بوسنیا کے ساتھ اخلاقی زیادتی ہو رہی ہے۔ جہاں تک یوروپی پالیسی کا تعلق ہے یہ ثقافت اور مذہب کے تعصب کی بنیاد پر بنائی جاتی ہے۔ اگر مسلمان اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکیں تو یقیناً یورپ کے لئے یہ پالیسی بنانا ممکن نہیں ہو سکتا۔ اپنی تقریر کے بعد انہوں نے صحافیوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

ماسٹرخت معاہدہ

ماسٹرخت کے معاہدے کے ذریعے یورپ کو سیاسی اور مالیاتی اتحاد میں پرونے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بیگم

تحریک جدید

تحریک جدید میں وقف کی طرف توجہ دلائی گئی تو ان گنت جاں نثاروں نے زندگیاں وقف کر دیں۔ اس تحریک نے احمدی گھرانوں میں کئی انقلاب برپا کر دیئے۔ جس کے نتیجہ میں تحریک جدید کے چندے مقررہ معیار سے بڑھکر وصول ہونے لگے۔ بیرون ممالک میں مشن کھلنے لگے۔ بیوت کی تعمیر ہسپتال۔ ڈسپنسریاں۔ سکول۔ کھوتے کی تعداد میں نمایاں تبدیلی ہوئی۔ قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں ہوئے۔ حضرت اقدس کی کتب کے تراجم ہوئے۔ اخبارات و رسائل کے اجراء کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ سلسلہ کا لٹریچر مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے بھاری تعداد میں تقسیم کیا جانے لگا۔ ایسے واقفین بھی میسر آگئے کہ جو باہر جا کر اپنی روزی بھی کماتے اور دین حق کی خدمت بھی باحسن وجوہ انجام دیتے۔

دین حق کا پیغام ہر جگہ خاص و عام تک پہنچنے لگا تو پیاسی روحیں اس چشمہ سے سیراب ہونے لگیں۔ ان میں ایسے لوگ بکثرت آئے کہ جو اور لوگوں کی راہبری کے مؤثر اہل ثابت ہوئے مالی قربانیاں دینے والے بھی آئے اور دین حق کی تعلیم پر عمل کا نمونہ دکھانے والے بھی آئے۔ غرضیکہ تحریک جدید نے چند سالوں میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا اور پھر ایک دن الفضل نے یہ جانفزا مژدہ سنایا کہ دنیائے احمدیت پر اب سورج غروب نہیں ہوتا۔

میں تحریک جدید کے بانی اور جواب میں قربانیاں دینے والوں کو یاد کر کے ان کے لئے دعائیں کرنے لگی ان کے ان مٹ جذبوں کو سلام پیش کرنے لگی۔ کس قدر یہ عظیم لوگ تھے۔ کہ جو امام الثانی (اللہ کی ان پر رحمتیں ہوں) کی اس آواز پر کہ جسکو اس نے "اختیاری" کی رعایت سے بلند کیا تھا مگر یہ سب کے سب "ہم حاضر ہیں۔ ہم حاضر ہیں" کہتے ہوئے ان ۱۹ مطالبات کے سمندر میں اتر گئے اپنے پر غربتیں طاری کیں۔ محنت کی عظمتیں حاصل کیں۔ وطن سے دور بہت دور خوفناک جنگلوں کو عبور کرتے ہوئے مخلوق خدا تک خدا کا پیغام پہنچایا۔ مخالفتوں کے طوفانوں سے گذرے۔ سخت محنتوں سے حاصل کردہ کمائیاں خدا کی راہ میں بے دریغ پیش کر دیں۔ دنیا کی خوبصورتیوں کو پس پشت ڈال کر سادگیوں کو اختیار کیا۔ تفریحی جذبات کو کچل ڈالا کئی کئی سال والدین اور بال بچوں سے الگ دور بہت دور وقت گذارے اور جب لوٹے تو جن بچوں کو چند مہینوں کا چھوڑ کر گئے تھے وہ جوان نظر آئے۔ جوان بیویوں کے سروں میں چاندی نظر آئی۔ کچھ کے ماں باپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے تو کچھ کے بڑھاپے کی آخری دہلیز پر تھے۔ ان گھروں میں کئی تبدیلیاں آچکی تھیں مگر یہ سب خدا کی رضا کے لئے اور دین کی سربلندی کیلئے اندرون ملک اور بیرون ملک ۱۹ محاذوں پر مورچہ زن تھے اور تھکتے نہیں تھے یہاں تک کہ تحریک کے بانی نے اب شقوں میں نرمی کا اعلان کیا یہ اعلان خوشنودی کا ایک سرٹیفکیٹ تھا مگر اب یہ جفاکش ایسے عادی ہو چکے تھے کہ تن آسانی اور نرم و نازک زندگیاں ان کو روکھی پھیکی لگتی تھیں اب وہ اپنی اپنی جگہ اپنی دھن میں مست رہنے کے عادی ہو چکے تھے۔ یہی ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ شاید ان کی یہ ادائیں خدا کو پسند آرہی تھیں کہ وہ ان کو کئی گنا بڑھکر ثمرات عطا کرتا رہا۔ وقت گذرتا رہا تحریک کا بانی خدا کے حضور حاضر ہو گیا۔ امام الثالث نے اس تحریک کو من وعن آگے بڑھایا اور جب امام ثالث بھی خدا کے حضور حاضر ہو گیا تو امام الرابع نے یہ کام اسی طرح آگے بڑھایا۔

بقیہ: ص ۵

کا عمل جاری ہے۔ چنانچہ اب برطانیہ نے بھی اس سلسلے میں حامی بھر لی ہے۔ حالانکہ برطانیہ کے وزیر اعظم اس سے پہلے دو دفعہ پارلیمنٹ کے سامنے یہ معاملہ پیش کر چکے ہیں لیکن انہیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ اب ڈنمارک نے بھی اس معاہدے کی تائید کر دی ہے۔ گویا کہ یورپ کے تمام ممالک نے اس معاہدے کی تائید کی ہے۔ اور اس طرح یورپین کمیونٹی کا اعتماد جو آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا اب پھر اپنی مطلوبہ سطح تک آپہنچا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یورپین کمیونٹی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ وہ بوسنیا جیسے معاملات میں ابھی مداخلت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی انہوں نے کہا کہ باوجود اس معاہدے کے ابھی یہ بات پوری طرح ثابت نہیں ہوئی کہ ہم ایک سیاسی اتحاد ہیں۔ جب تک تمام کے تمام ۱۲ ممالک اس معاہدے کی تائید کرتے ہوئے اس پر اپنے دستخط ثبت نہیں کر دیتے اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاہدے کو ہر پہلو سے اور یورپ کے ہر علاقے میں نافذ کیا جا سکتا ہے برطانیہ میں باوجود اسکے کہ اس معاہدے کو تائید تو حاصل ہو گئی ہے لیکن مکمل طور پر جولائی ہی میں کہا جا سکے گا کہ برطانیہ اس معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگرچہ برطانیہ کی حزب اختلاف بھی اس سے اختلاف کرتی رہی ہے۔ لیکن حکومت کی پارٹی کے بعض افراد بھی اسکے حق میں نہیں ہیں۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں جان میجر سے پہلی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر بھی اس کے حق میں نہیں تھیں۔ ان کا خیال تھا کہ اس معاہدے کے ساتھ برطانیہ اپنی انفرادی حیثیت کھو بیٹھے گا۔ حالانکہ برطانیہ کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسکی انفرادی حیثیت قائم رہے۔

ایرانی پارلیمنٹ

ایرانی پارلیمنٹ نے ملکی آبادی کو کم کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ صرف ایسے خاندانوں کو سماجی مراعات دی جائیں گی جن کے تین سے زیادہ بچے نہ ہوں۔ یہ قانون مئی ۱۹۹۴ء سے نافذ کیا جائے گا اور اس کے مطابق کسی بھی خاندان کے چوتھے بچے کو پہلے تین بچوں کی طرح مراعات نہیں ملیں گی۔ اس میں انشورنس، بچوں کی حفاظت، اور ماں کی حفاظت دوران حمل اور ماں کی رخصتیں شامل ہیں۔ وزرائے تعلیم صحت اور ثقافت کو اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ وہ اس سکیم کو مکمل طور پر نافذ کرنے میں حکومت کی مدد کریں۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۹۷۹ء سے لے کر اب تک ایران کی آبادی دگنی ہو گئی ہے۔ اب یہ چھ کروڑ ہے اور محکمہ صحت نے کہا ہے کہ ۲۰ سالوں کے اندر اندر ایران کی آبادی ۱۲ کروڑ ہو جائیگی ان اعداد و شمار نے حکومت کو ذہنی طور پر ایک جھٹکا دیا ہے اور اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ آبادی کو کنٹرول کرنے کی پالیسی کو سختی سے نافذ کرے۔ اگرچہ مذہبی گروپوں نے اس بات کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ ان کے خیال میں ہر خاندان کو اپنے افراد بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محکمہ صحت نے بتایا ہے کہ ہر سال ۱۵ لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس وزارت کے کارکن تمام ایسی سہولتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں جن سے بچوں کی پیدائش کو روکا جا سکتا ہے۔ آبادی میں اسی اضافے کی وجہ سے سال رواں میں ۱۲½ ملین امریکی ڈالر کا بجٹ میں اضافہ ہوا ہے۔

منور احمد فضل (ماخوذ)

کینسر کی اقسام

کینسر کی بہت سی اقسام ہیں۔ مثانے بڑی آنت کا کینسر۔ خون کا کینسر اور جگر کا کینسر۔ کینسر سے دنیا میں ہر سال کروڑوں افراد موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کینسر کی پانچ ایسی قسمیں ہیں جن سے نسبتاً زیادہ لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔ ان میں جگر کا کینسر سرفہرست ہے۔ صرف اس کینسر سے ہر سال ڈھائی لاکھ اموات واقع ہوتی ہیں۔ مرنے والوں میں زیادہ تر ایشیا اور افریقہ کے باشندے ہوتے ہیں۔ بیشتر مرنے والوں کو ہیپاٹائٹس بی کے وائرس کا انفکشن ہوتا ہے۔ اس بیماری سے جگر میں سوزش ہوتی ہے جو بڑھ کر کینسر کی شکل اختیار کر لیتی ہے تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مکئی اور مکئی کی قسم کی بہت سی فصلوں کو لگنے والی زہریلی پھپھوندی کینسر کا سبب بنتی ہے۔

ماہرین اب یہ معلوم کرنے کے لئے تحقیق کر رہے ہیں کہ ہیپاٹائٹس یعنی جگر کی سوزش اور اس زہریلی پھپھوندی کے کس حد تک اثرات کینسر پھیلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور ان دونوں کا کیا باہمی عمل اور رد عمل ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر جان ڈی گروپ مین نے بڑی اہم تحقیق کی ہے۔ ڈاکٹر گروپ مین امریکی یونیورسٹی ہاپکنز کے سکول آف ہائیجین اینڈ پبلک ہیلتھ میں کیمیادان ہیں۔ انہوں نے اپنی تحقیق کے سلسلے میں شنگھائی کے تقریباً بیس ہزار افراد کا معائنہ کیا۔ شنگھائی چین میں واقع ہے۔ جہاں فصلوں میں لگنے والی یہ زہریلی پھپھوندی بڑی کثرت سے ملتی ہے۔ ڈاکٹر گروپ مین کی تحقیق سے یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ کینسر کے مریضوں کی عام پہچان اور انہیں کینسر سے محفوظ رکھنے کے لئے مؤثر منصوبہ بندی بہت آسان ہو جائے گی۔

جب انسان صبر سے کام لے تو اس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے۔ انسان کو چاہیئے جو کام کرے خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

مدثرہ مظفر بنت مظفر حسین
فیصل آباد

رمضان احمد طاہر ابن عزیز احمد تاج
رچنا ٹاؤن لاہور

مظفر احمد ابن منور احمد
چک مردٹ ضلع بہاولنگر

شمائلہ احمد بنت مرزا کلیم احمد
قادیان

فائزہ احمد ابن عبدالرشید
گوٹھ عطاء محمد ضلع نوابشاہ سندھ

سانیہ ماجد بنت مرزا عبدالماجد
فتح پور ضلع گجرات

ظافر محمود ابن مرزا ساجد محمود
فتح پور ضلع گجرات

لبنیٰ اکرم بنت محمد اکرم باجوہ
ربوہ

نعیمہ احمد بنت امجد احمد
میانوالی

عمر فاروق ابن اللہ بخش
عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ

عطاء الرحمن علی ابن اجمل جہاں زیب
ربوہ

یاسر عتیق ابن رفیق احمد فوزی
ناروے

عامر عتیق ابن رفیق احمد فوزی
ناروے

ثاقب احمد ابن محمد انور
دارالفتوح ربوہ

سدرہ مظفر بنت مظفر احمد
نواب شاہ سندھ

عدیلہ بشارت بنت بشارت احمد
نواب شاہ سندھ

رانا فواد احمد ابن رانا سعید احمد وسیم
چک نمبر ۲۶ ضلع گجرات

عثمان مجید سلہری ابن مجید احمد
ربوہ

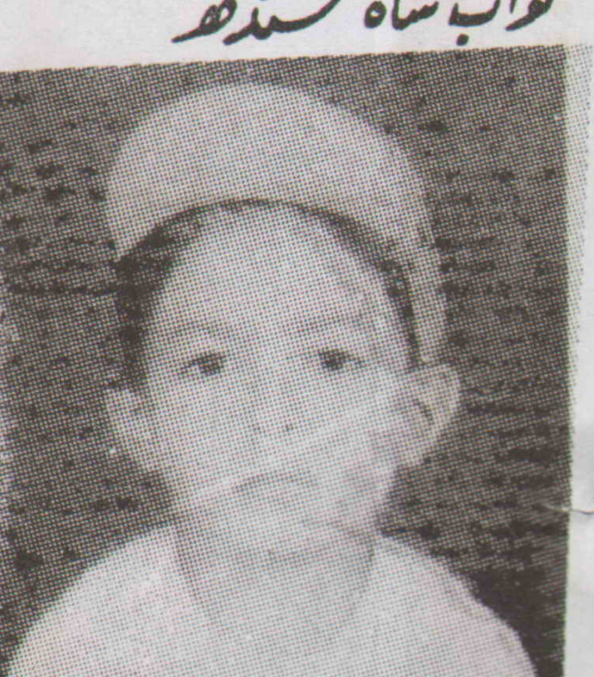

سلمان احمد ابن داؤد احمد
رحمان آباد ضلع نوابشاہ سندھ

محمد زکریا ابن بشیر احمد
لاہور

زاہد احمد ابن منور احمد
نواب شاہ سندھ

انصر احمد ابن بشیر احمد
لاہور

گمشدہ چابیاں

چابیوں کا ایک گچھا دارالعلوم وسطی سے جامعہ احمدیہ کے کوارٹر کے درمیانی راستہ میں کسی جگہ گر گیا ہے۔ جس دوست کو ملے براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

بقیہ: صـ ۵

کے طور پر کام کرنا ہے۔ اور ان میں سے ہی کسی نہ کسی نے پاکستان کا چیف جسٹس بھی بننا ہے۔

میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس بات کو یاد رکھیں کہ ان کا ۳۰ یا ۳۵ سالہ کیریئر آنکھ جھپکتے ہی گزر جائے گا۔ اور پھر انہیں اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہونا ہوگا۔ اور اس عرصہ کی ان کے پاس صرف یادیں ہی رہ جائیں گی۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۶۔ جون۔ شدید گرمی اور لُو کا سلسلہ جاری ہے۔

○ لاہور ہائیکورٹ میں پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف مسٹر پرویز الٰہی کی درخواست پر سماعت کے دوران ان کے وکیل مسٹر خالد انور ایڈووکیٹ نے کہا کہ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری کو اغوا نہیں کیا گیا۔ مسٹر حبیب اللہ رضا کارانہ طور پر اپنے گھر گئے۔ انہوں نے کہا کہ عدم اعتماد کا نوٹس دوپہر کو دیا گیا جبکہ اسمبلی توڑے جانے کا حکم رات گیارہ بجے تیار ہوا۔ انہوں نے کہا کہ سیکرٹری اسمبلی کو اغوا کر کے ان سے زبردستی تحریک عدم اعتماد کا وقت گیارہ بجکر ۳۵ منٹ لکھوانے کا الزام درست نہیں ہے۔ مسٹر خالد انور نے اپنے دلائل مکمل کر لئے۔ حکومت کی طرف سے مسٹر فخر الدین جی ابراہیم نے اپنے دلائل شروع کر دیئے۔

○ مسلم لیگ قاسم گروپ کے ملک قاسم نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا سیکرٹری آٹھ روز سے اغوا شدہ ہے۔ لاہور جیسے اہم شہر میں یہ لاقانونیت ہے۔ حکمران بتائیں کہ کیا ملک آئین کے مطابق چل رہا ہے۔

○ سرحد اسمبلی کو توڑے جانے کے خلاف سرحد ہائیکورٹ میں رٹ درخواست دائر کر دی گئی ہے۔

○ پنجاب پولیس کے ڈیڑھ سو افراد نے پنجاب اسمبلی کے سابق رکن مسٹر حسن اختر موکل کے قریبی رشتہ دار مسٹر ساجد وڑائچ کے گھر چھاپہ مارا لیکن پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری برآمد نہ ہو سکے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ سیکرٹری پنجاب اسمبلی کی برآمدگی کے لئے با اثر ترین شخصیت پر بھی ہاتھ ڈالنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ فیڈریشن کی اکائیوں کے خلاف اقدامات کرنیوالے مفاہمت کی بات کر رہے ہیں۔ گمراہ کن پراپیگنڈے کی وجہ سے ملک مایوس کن حالات کا شکار ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور محترمہ بے نظیر بھٹو ایک دوسرے کو عشائیے دینے پر رضا مند ہو گئے ہیں۔

○ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان تعلقات کار بحال کرنے کے لئے اہم شخصیات نے کوششیں شروع کی ہیں۔ معاونین کی سطح پر بنیادی امور طے کرتے کے بعد دونوں کے درمیان جلد علیحدگی میں ملاقات ہوگی۔ متعلقہ حلقوں کی جانب سے مواخذہ کی تحریک نہ چلانے کی یقین دہانی کروا دی گئی ہے۔

○ کور کمانڈرز کے اہم اجلاس میں ملک میں داخلی سلامتی کی صورتحال پر تفصیلی غور کیا جائے گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ پنجاب کی پارلیمانی پارٹی کے قائد مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ اگر بلدیاتی ادارے توڑے گئے تو ان اداروں کو توڑنے کا اقدام ہائیکورٹ میں چیلنج کیا جائے گا۔ انہوں نے انتظامیہ کو کہا کہ وہ ایسے شخص کے احکامات نہ مانیں جس نے حلف ہی نہیں اٹھایا۔

○ مبیّنہ طور پر صدارتی کیمپ کی طرف سے وزیر اعظم نواز شریف اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان مفاہمت میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ اور محترمہ پر دباؤ ہے کہ وہ وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات میں سخت رویہ اختیار کریں۔

○ افغانستان کی نئی کابینہ کا اجلاس اس انداز میں ہوا کہ صرف دو وزراء شامل تھے۔

○ صدر غلام اسحاق خان نے اپنے ذاتی بنگلہ کے کرایہ داروں کو ۳۰ جون تک بنگلہ خالی کرنے کا نوٹس دے دیا ہے۔ بیس کمروں پر مشتمل اس وسیع و عریض بنگلے کا کرایہ ۴۰ ہزار روپے ماہوار ہے۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ عید کے روز ایم کیو ایم کے درجنوں کارکنوں کو اغوا اور تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے خلاف ایک سال سے آپریشن جاری ہے۔

○ کویت نے اسرائیل کے خلاف بائیکاٹ ختم کر دیا ہے۔ اب کویت اسرائیل کے ساتھ کاروبار کرنے والی کمپنیوں کو بلیک لسٹ نہیں کریگا۔ ۴۲ سال سے جاری بائیکاٹ ختم کروانے میں امریکہ کا ہاتھ ہے۔

○ چین میں پانڈا جانور کی نسل ختم کرنے کے جرم میں دو چینیوں کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ انہوں نے دو پانڈا جانور ہلاک کئے اور ان کی کھالیں فروخت کیں۔ پانڈا جانور کی نسل چین میں ختم ہو جانے کا خطرہ ہے۔

○ سعودی عرب میں ۸۰ پاکستانی منشیات سمگل کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطرس غالی اور سابق وزیر خارجہ پاکستان صاحبزادہ یعقوب خان نے الجزائر میں مغربی صحارا کا دورہ کیا اور اس علاقے میں ہونے والے ریفرنڈم کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ صاحبزادہ یعقوب اس معاملے میں اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی ہیں

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ نگران وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو پنجاب کے بلدیاتی ادارے توڑنے کا بھی فیصلہ کر چکے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پنجاب کی متوقع کابینہ کے لئے وزیر اعلیٰ کو اپنے افراد کے ناموں کی فہرست بھجوادی ہے اس فہرست میں اٹھارہ اراکین شامل ہیں جن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ لاہور ہی میں موجود رہیں۔

○ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ اور سابق نگران وزیر مسٹر ارباب جہانگیر نے اپنا استعفےٰ قومی اسمبلی کے سپیکر کو بھجوا دیا ہے ان کو نگران حکومت میں شامل ہونے پر اے این پی سے خارج کیا گیا تھا خیال ہے کہ مسٹر ارباب جہانگیر اپنی ہی خالی کی ہوئی نشست پر دوبارہ انتخاب لڑ کر قومی اسمبلی میں واپس آنا چاہتے ہیں۔

○ بمبئی میں ہندوؤں کے جلوس نے مسلمانوں کی دکانوں اور مکانات کو لوٹ لیا۔ ایک مسجد پر بھی پتھراؤ کیا گیا سینکڑوں مسلح پولیس والوں کی موجودگی میں مسلمانوں کے خلاف شدید شر انگیزی کی گئی۔

○ سرحد کی نگران کابینہ میں وزیر اعظم نواز شریف کے مخالفوں کو وزارتیں دی جائیں گی۔ نگران وزیر اعلیٰ میر افضل خان نے وزیر اعظم کا اثر رسوخ ختم کرنے کے لئے منصوبہ بنا لیا ہے۔

○ افغانستان کے نامزد وزیر اعظم مسٹر گلبدین حکمت یار سے پاکستان کے سفیر مقیم افغانستان مسٹر امیر عثمان نے چہار سیاب میں ملاقات کی اور انہیں صدر اور وزیر اعظم کی طرف سے عید مبارک اور نیک خواہشات کا پیغام پہنچایا۔

○ حریت پسند کشمیری لیڈر عبد الحمید دیوانی انتقال کر گئے۔

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	30	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور۔ ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

ایکسپورٹ کوالٹی کے ڈش انٹینا

اب اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو ہر طرح کے موسمی اثرات کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ترین بھی ہیں۔ گارنٹی ایک سال

اعلیٰ کوالٹی ریموٹ کنٹرول ریسیور بمعہ U.S.A اصل گارڈنر L.N.B
پاکستان میں ہر جگہ مکمل فٹنگ اور انسٹالیشن

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان ۴۴ ۸۳۱ فون رہائش ۴۸۷

پتہ